باب۔ ۳۵

بیع سلم اور مضاربت

قرآن: وَإِن كُنتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَّقْبُوضَةٌ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُم بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ۔

اور اگر تم سفر میں ہو اور تم کو کوئی لکھنے والا نہ ملے تو قرض خواہ کے ہاتھ میں کوئی چیز گروی رکھ دو۔ پھر اگر تم میں سے ایک دوسرے کا اعتبار کرے تو امانت دار اس کی امانت کو واپس کر دے اور اپنے پروردگار اللہ سے ڈرتا رہے۔(البقرہ :۲۸۳)۔

حدیث: جب آنحضورؐ مدینہ تشریف لائے تھے اس زمانے میں لوگ پھلوں میں ایک سے تین سال تک کی مدت کے لیے سلم (یعنی پیشگی ادائیگی) کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص کھجور میں سلم کرے تو چاہیے کہ یہ معین ناپ اور مقررہ وزن میں ایک مقررہ مدت کے لیے ہو۔ راویان: ابن عباسؓ، ابن ابی نجیحؒ، اور ابوالمنہالؒ۔(صحیح بخاری: ۲۰۹۹ تا ۲۱۰۳)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کے ادوار میں لوگ گیہوں، جَو، کشمش، اور کھجور میں بیع سلم کیا کرتے تھے۔ راوی: عبد اللہ بن ابی المجالدؒ۔(صحیح بخاری: ۲۱۰۴)۔

ابن عمرؓ نے میرے دریافت کرنے پر بتایا کہ نبی کریمؐ نے کھجوروں کے درختوں کو اس وقت تک بیچنے سے منع فرمایا ہے کہ جب تک کہ اس کی کھجوریں مکمل تیار نہ ہو جائیں اور کھانے اور وزن کے لائق نہ ہو جائیں۔۔۔ اس کے علاوہ آپؐ نے نقد چاندی کے عوض ادھار بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ راوی: ابوالبختری طائیؒ۔(صحیح بخاری: ۲۱۰۸)۔

مجھ کو عبد الرحمٰن ابزیؓ اور عبد اللہ بن اوفیؓ نے بتایا کہ ہم کو غنیمت کا مال رسول اکرمؐ کے ساتھ ملتا تھا۔ ملک شام کے کاشتکار ہمارے پاس آتے تھے اور ہم ان سے گیہوں جَو اور کشمش میں ایک مدت کے وعدے پر بیع سلم کیا کرتے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ ان کے پاس کھیتی ہوتی تھی یا نہیں؟ ان دونوں نے کہا کہ ہم اس کے متعلق ان سے نہیں پوچھتے تھے۔ راوی: محمد بن ابی المجالدؒ۔(صحیح بخاری: ۲۱۱۳)۔ یا

siddiqui Publications

اہم فقہی پہلو:

- **بیع سلم:** زمین دار کسان کو پہلے روپیہ دے دے، اور کسان موسم پر کھیت کی کٹائی کے بعد مال ادا کرے، تو یہ بیع سلم ہے۔ اس میں روپیہ، جو کہ موجود ہے کے مقابل مال، جو کہ غیر موجود ہے کی تجارت ہے۔ شریعت نے بیع سلم کو، خصوصاً زراعت پیشہ افراد کے لیے، اس لیے جائز قرار دیا ہے کہ اس میں بائع اور مشتری دونوں کا فائدہ ہے۔ اس میں کسان کو ایڈوانس رقم ملنے سے وہ اپنے گھر کی کفالت کے علاوہ زراعت کی ضروریات مثلاً بیج کی خریداری وغیرہ کر سکتا ہے۔ جب کہ زمین دار کا فائدہ یہ ہے کہ اسے مال سستے داموں مل جاتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ اپنا وقت دوسرے کاموں میں بھی لگا سکتا ہے۔ بیع سلم کے صحیح ہونے کی شرائط میں جنس، نوع، مقدار، مقررہ وقت، اور ادائیگی کی جگہ کا تعین ضروری ہے۔ بیع سلم میں لکھائی پڑھائی بھی لگا دی گئی ہے۔ ہر وہ چیز جس کی صفت بتائی جا سکے اور اس کی مقدار کا تعین ہو سکے تو اس میں بیع سلم جائز ہے۔ اور جس میں صفت و مقدار معلوم کرنا ممکن نہ ہو اس میں بیع سلم جائز نہیں۔
- **مضاربت:** اِس تجارت میں رقم ایک کی ہوتی ہے تو محنت ایک کی۔ اکثر کمپنیاں مضاربت ہی کی صورت میں چلتی ہیں۔ جس میں رقم لگانے والے بھی چند ہوتے ہیں اور کام کرنے والے بھی چند۔ کمپنیوں کے شراکت دار کی رقومات کے لحاظ سے ان کے حصے مقرر ہوتے ہیں۔ اسی کے لحاظ سے نفع بھی تقسیم ہوتا ہے۔ حصے دو قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) ترجیحی: جس میں نفع پہلے سے طے شدہ ہوتا ہے اور نفع و نقصان میں شرکت نہیں ہوتی۔ (۲) سادہ: جس میں نفع و نقصان میں شرکت ہوتی ہے۔ ایسا معاملہ جس میں نفع و نقصان میں شرکت نہیں رہتی، سود ہے اور اسلام میں ناجائز۔ وہ معاملہ جس میں نفع و نقصان میں شرکت ہو وہ جائز ہے۔ بعض دفعہ معاملہ تو نفع و نقصان کا ہوتا ہے مگر سہولت کے خیال سے یقینی اور کم تر منافع کو حصہ داروں میں تقسیم کرتے ہیں۔ اس طرح کے منافع کو دیکھ کر لوگوں کو سود کا دھوکا ہوتا ہے۔ درحقیقت کمپنی کا اصل نفع و نقصان اس کمپنی کے ٹوٹنے پر ہی معلوم ہو سکتا ہے۔ چونکہ اس طرح کی مضاربت میں اختلافات پیدا ہونے کا خوف ہے لہٰذا اس کے لیے اس کا مکمل حساب کتاب رکھنا یعنی ان کی سالانہ بیلنس شیٹ تیار کر کے حصے داروں میں تقسیم کرنا بہتر ہے۔